مدیر کے نام

مولانا محمد افضل خان منصوری ،سوات

ترجمان تحریک اسلامی کا ایک مستند، معیاری اور انقلابی ماہ نامہ ہے۔ قصہ یہ ہے کہ میرے ایک قریبی دوست اور ایم فل کے اسکالر فرما رہے تھے کہ اس دور میں چوں کہ ہر تحریکی ساتھی یہ بات کہتا ہے کہ ''میرے پاس وقت نہیں ہے کہ میں کوئی مطالعہ کروں تو میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر مطالعہ نہیں کرسکتے تو ایک ترجمان پابندی کے ساتھ اوّل تا آخر دل جمعی اور عمیق نظر سے پڑھ کر کافی معلومات لے سکتے ہو''۔

جولائی کا شمارہ اس حوالے سے شان دار ہے اور اس کی ہر تحریر پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے لیکن ڈاکٹر عبیداللہ فہد فلاحی کا چشم کشا مقالہ مغربی فکر و فلسفے پر مولانا مودودیؒ کا تبصرہ تاریخی اعتبار سے ایک سند کا درجہ رکھتا ہے۔ بس ضرورت اس امر کی ہے کہ تحریکی احباب اس مضمون کو اور اس رسالے کو بڑی تعداد میں پڑھیں اور دیگر لوگوں کو پڑھائیں۔

نوازش علی علوی ،اسلام آباد

جولائی کے شمارے میں تمام مضامین قیمتی تھے، لیکن ڈاکٹر عبیداللہ فہد فلاحی کے مقالے 'مغربی فکر و فلسفہ پر مولانا مودودی کا تبصرہ' اپنی مثال آپ ہے۔ آج جب لوگوں کا کتب سے تعلق کٹ کے رہ گیا ہے، ایسے میں یہ مختصر مقالہ نہ صرف مغربی فکر و تہذیب کے تاریک پہلوؤں کو قاری کے سامنے لاتا ہے، بلکہ اس سلسلے میں ہمارے محسن سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی خدمات کو بھی نمایاں کرتا ہے۔ کاش! ہر شمارے میں اس نوعیت کے ٹھوس علمی ذوق کو بڑھانے والے مقالات کی اشاعت ممکن ہوسکے۔

عبدالرزاق باجوہ، ہم تھل، نارووال

جولائی کا ترجمان مجموعی طور پر قومی اور بین الاقوامی معلومات سے لبریز ہے۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب نے بہترین انداز میں عام انتخابات اور پاکستان میں جمہوریت کے مستقبل پر روشنی ڈالی، جب کہ عبدالغفار عزیز صاحب نے ترکی اور ملائشیا کے انتخابی نتائج پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ ہم سب کے لیے غور اور عمل کا یہ ایک سوال ہے کہ اگر ترکی میں اسلامی انقلاب کی راہیں ہموار ہوسکتی ہیں تو پاکستان میں کیوں نہیں؟ اسی طرح مریم جمیلہ مرحومہ نے 'علم کے سایے میں' نوجوانوں کو بامقصد مطالعے کی جانب بڑی خوبی سے متوجہ کیا ہے۔ اس مضمون کو الگ شائع کروا کر تعلیمی اداروں میں تقسیم کرنے کی ضرورت ہے۔

خدیجہ حسین ، ملتان

ماہ نامہ ترجمان اس اعتبار سے پوری قوم کا محسن ہے کہ اس میں بڑے تسلسل کے ساتھ مسئلۂ کشمیر اور وہاں کے مظلوم بہن، بھائیوں اور بچوں کے دُکھ درد کو پیش کیا جاتا ہے۔ تازہ شمارے میں ڈاکٹر غلام نبی فائی، افتخار گیلانی اور ایس پیرزادہ کے مضامین اسی شعور کی گواہی دیتے ہیں۔

فاروق اصغر ، سکھر

میں نے زندگی میں پہلی بار ترجمان کو پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے اور بے اختیار یہ لکھنے پر مجبور ہوا ہوں کہ واقعی یہ رسالہ منفرد ہے اور بے پناہ رہنمائی کا سامان رکھتا ہے۔ تمام مضامین ایک سے بڑھ کر ایک قیمتی ہیں۔ اسی طرح فلسطین پر ڈاکٹر حمید دباشی کا مختصر مگر نہایت مفید مضمون اور شکیل رشید کا مطالعہ کتاب 'بے گناہ قیدی' آنکھیں کھول دیتا ہے۔

محمد رؤف صلبو ، گجرات

ترجمان القرآن ایک طویل عرصے سے امت کی رہنمائی کے لیے بے لاگ تجزیے، مسائل کی نشان دہی اور ان کے حل کے لیے جامع تجاویز پیش اور اُمت کی ترجمانی میں اپنے حصے سے بڑھ کر کردار ادا کرتا آرہا ہے۔ خاص طور پر 'اشارات' میں آج کے گمبھیر حالات کو درست عینک سے دیکھنے، ان حالات کا پس منظر جاننے اور مشکلات سے نکلنے کے لیے جس درد کے ساتھ رہنمائی کا فریضہ انجام دیا جارہا ہے، اس پر نا صرف خراجِ تحسین پیش کرنے کی ضرورت ہے بلکہ مستقل طور قومی اخبارات میں 'اشارات' کو شائع کروانے کی بھی ضرورت ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ ترجمان کی اشاعت اتنی ہو کہ قوم کا باشعور و تعلیم یافتہ طبقہ اس سے روشنی حاصل کرسکے۔ بزرگی، صحت کی خرابی اور وطن سے دُوری کے باوجود، عمر کے اس حصے میں پروفیسر خورشید احمد صاحب کی کوششوں کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اُمت کو ایمان، ہمت اور دانش عطا فرمائے، آمین۔

راجا محمد عاصم، موہری شریف، کھاریاں

جولائی ۲۰۱۸ء کے 'اشارات' میں محترم پروفیسر خورشید احمد صاحب نے سیاسی پارٹیوں اور سیاست میں فوج کے کردار کو بھی بڑی وضاحت سے دو اور دو چار کی طرح کھول کر بیان فرمایا ہے۔

پروفیسر سیّد محمد عباس ، پشاور یونی ورسٹی

تزئین حُسن کا مضمون 'سوشل میڈیا پر منقول کلچر' (جون ۲۰۱۸ء) وقت کی آواز ہے۔ مجھے اس بات سے صد فی صد اتفاق ہے۔ سند اور حوالے کے بغیر نہ صرف ایک دو جملے بلکہ پورے پورے پیراگراف نشر کر دیے جاتے ہیں۔ بعض ستم گر تو کسی حوالے کے بغیر مشہور مذہبی شخصیات سے بھی پورے پورے فقرے منسوب کر دیتے ہیں۔ اگر کسی سے سوال کیا جائے کہ آپ نے غلط معلومات کیوں ارسال کی ہیں تو اکثر یہ جواب ملتا ہے کہ: 'میں نے تو صرف forward کیا ہے'۔ بعض لوگوں کی باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ معلومات کو forward کرنے سے پہلے خود پڑھنے کی زحمت بھی نہیں کرتے۔ ایسی عادت نجانے ہمیں کہاں لے جائے گی۔